36748 ـ کیا بیوی سے مشورہ کیا جائے اور اس کی تجاویز سنی جائیں

سوال

بیوی کے ساتھ کس طرح معاملہ کیا جائے آیا اس کی تجاویز سنی جائیں اور اس سے مشورہ کیا جائے گا یا نہیں ؟
میں یہ سوال اس لیے کر رہا ہوں کیونکہ میری رائے ہے کہ عورتیں دل سے نصیحت کرتی اور تجاویز پیش کرتی ہیں نہ کہ اپنی عقل سے، اس لیے کس حد تک آدمی کو اپنی بیوی کی نصیحت سننی چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالی نے بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو النساء (19).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے:

" تم عورتوں سے حسن سلوك کیا کرو..... چنانچہ عورتوں سے حسن سلوك کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5186) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468).

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہوں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3895) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح الجامع حدیث نمبر (3314) میں صحیح قرار دیا ہے.

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ بیوی سے مشورہ کرنا اور اس کی نصیحت کو سن کر اسے قبول کرنا حسن معاشرت کی تکمیل میں شامل ہوتا ہے، اور اس سے بیوی کی دلجوئی بھی ہوتی ہے، اور اس سے بیوی یہ محسوس کریگی کہ اس پر بھی اپنے گھر کی اصلاح کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اور وہ بھی اپنے خاندان اور بچوں کی ذمہ دار ہے، خاص کر جب آدمی کو اپنی بیوی کے تجربہ اور حکمت و عقل کا تجربہ ہو، اور وہ دیکھے کہ بیوی معاملات میں بڑی

باریك نظر ركھتی ہے، اور جلدباز نہیں، اور نہ ہی وہ جذبات كی رو میں بہنے والوں میں شامل ہوتی ہے.

پھر بیوی سے مشورہ كرنا اور اسے قبول كرنا افضل ہے یا كہ ایسا نہیں یہ چیز موضوع كے اعتبار سے ہوگی جس میں عورت كا مشورہ لیا جائے، اور اس كی نصیحت پر كان ركھا جائے كہ آیا كہیں اس مسئلہ اور موضوع میں اس كی رائے كے پیچھے جذبات تو كارفرما نہیں.

اور پھر خاوند اور بیوی كے حالات مختلف ہونے كی بنا پر بھی یہ چیز مختلف ہوگی كہ وہ كتنا ضبط كر سكتے ہیں.

جب آدمی كے لیے بیوی كی بات اور اس كی رائے رد كرنے میں مصلحت ہو یا پھر بیوی كا مشورہ غلط ہو تو خاوند كو چاہیے كہ وہ اسے قبول نہ كرنے میں نرمی سے كام لے، اور بیوی كی رائے كو بےوقوفی مت قرار دے، یا اس كی نصیحت كو ردی نہ كہے، بلكہ اسے چاہیے كہ وہ حسب استطاعت اس سلسلہ میں صحیح وجہ كو سامنے ركھے اور بیان كرے.

آپ صلح حدیبیہ كے واقعہ پر غور كریں كہ اس واقعہ میں كیا ہوا تا كہ آپ كو ایك عقلمند اور حكمت ركھنے والی عورت سے مشورہ كرنے كی قدر و قیمت معلوم ہو سكے، كیونكہ جب رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے صلح كی كہ اس سال واپس چلے جاتے ہیں اور مكہ میں داخل نہیں ہونگے تو نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ كرام سے فرمایا:

" اٹھو اور قربانی كے جانور ذبح كر دو "

راوی بیان كرتے ہیں كہ: اللہ كی قسم ان میں سے كوئی شخص بھی نہ اٹھا، حتی كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی حكم دیا، لیكن ان میں سے كوئی بھی شخص نہیں اٹھا.

چنانچہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا كے پاس خیمہ میں تشریف لے گئے اور لوگوں كی جانب سے آپ كو جو كچھ پیش آیا وہ بیان كرنے لگے تو ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے كہا:

" اے اللہ كے نبی صلی اللہ علیہ وسلم كیا آپ ایسا كرنا پسند فرماتے ہیں ؟!

تو پھر آپ جائیں اور ان میں سے كسی كے ساتھ بھی كلام مت كریں، بلكہ آپ خود اپنی ہدی كا جانور ذبح كر دیں، اور سر مونڈنے والے كو بلا كر اپنا سر منڈا دیں "

چنانچہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی كیا، چنانچہ جب نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ كام كیا تو باقی لوگوں نے بھی اٹھ كر اپنی ہدی كے جانور ذبح كر دیے "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" اس حديث ميں مشورہ كرنے كى فضيلت پائى جاتى ہے كہ كسى فاضلہ عورت سے مشورہ كرنا جائز ہے " اھـ

اور آپ موسى عليہ السلام كے قصہ پر بھى ذرا غور كريں كہ اللہ سبحانہ وتعالى نے كس طرح موسى كى فرعون كے گھر ميں پرورش كى، اور آسيہ رضى اللہ تعالى عنہا كا مشورہ كتنا بابركت تھا:

اللہ سبحانہ و تعالى نے اسے بيان كرتے ہوئے فرمايا ہے:

اور فرعون كى بيوى كہنے لگى: اسے قتل مت كرو، يہ ميرى اور آپ كى آنكھوں كى ٹھنڈك ہے، ہو سكتا ہے ہم اسے اپنا بيٹا بناليں اور يہ ہميں فائدہ دے، اور انہيں شعور بھى نہيں تھا القصص (9).

اور اسى سورت ميں مدين كے چشمہ پر دو عورتوں كا قصہ بھى بيان ہوا ہے، ان ميں سے ايك نے اپنے باپ سے كہا:

اے ابا جان يقينا جسے آپ مزدور اور ملازم ركھيں وہ طاقتور اور امانتدار ہونا چاہيے القصص (26).

ديكھيں اس عورت كى عقلمندى كو اور اس كے علم كى فروانى كتنى تھى كہ اسے ملازمت كى اہليت كا كس قدر علم تھا اور كام كاج ميں امانت كى حفاظت كا كتنا شعور ركھتى تھى، اور پھر اس مشورہ كا اس گھر پر كتنى بركت نازل ہوئى تھى.

اللہ سبحانہ و تعالى ہى توفيق دينے والا ہے.

واللہ اعلم .